کُل جماعتی مشاورتی اجلاس۔ ضلع لاہور

ضلع لاہور میں بہتر تعلیمی مواقع اور نتائج کے لئے سیاسی جماعتوں کا کردار:
سیاسی جماعتوں کا موقف اور اصلاحاتی لائحہ عمل

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences
Informing Policies, Reforming Practices

الف اعلان Alif Ailaan

ضلع لاہور کُل جماعتی کانفرنس

ضلع لاہور میں بہتر تعلیمی مواقع اور نتائج کے لئے سیاسی جماعتوں کا کردار:
سیاسی جماعتوں کا موقف اور اصلاحاتی لائحہ عمل

پس منظر:

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ شعبہء تعلیم میں وہ نتائج حاصل نہیں ہو پا رہے جو دور حاضر میں پائیدار ترقی کی منزل کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ گرچہ اس مسئلہ کی گوناگوں وجوہات ہیں، مگر ایک بنیادی وجہ علمی اور تحقیقی اداروں، ریاستی اداروں، سیاسی جماعتوں اور رہنماؤں سے گہرا ربط نہ ہونا ہے۔ شعبہء تعلیم کو درپیش مسائل اور سیاسی عمل میں آج تک ایک موئثر تعلق قائم نہیں ہو سکا۔ اس خلیج کے باعث پالیسی ساز عموماً ایسے فیصلے کرتے ہیں جو تکنیکی مسائل سے کماحقہء آگہی نہ ہونے کے باعث شعبہء تعلیم کے مسائل حل نہیں کر پاتے۔ پاکستان میں تعلیم کی فراہمی ہمیشہ سے ایک بڑا چیلنج رہی ہے۔ اگرچہ ماضی میں شعبہء تعلیم میں متعدد اصلاحات متعارف کروائی گئیں لیکن خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔ ان اصلاحات کے نتیجہ میں شعبہء تعلیم سے متعلق متعدد تکنیکی معاملات میں بہتری آئی لیکن معیاری تعلیم کی فراہمی کی منزل ابھی دور ہے۔ ان تلخ حقائق سے زیادہ قابل فکر یہ ہے کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے مختص کردہ وسائل کی تقسیم اور موئثر خرچ کرنے کا نظام نہایت کمزور ہے جس کے باعث سرکاری شعبہ میں تعلیم کے حوالے سے مسائل میں کمی واقع نہیں ہوئی۔

اٹھارویں آئینی ترمیم (آرٹیکل 25-A) کی رو سے 16-5 سال کی عمر کے بچوں کو تعلیم تک مفت اور لازمی رسائی بہم پہنچانا ریاست کی ذمہ داری قرار پائی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کی مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں بہت سی رکاوٹیں حائل ہیں۔ اگر شرح ترقی کی موجودہ رفتار کو دیکھا جائے تو اندازہ ہے کہ ملک میں تمام بچوں کو تعلیم کا حق بہم پہنچانے کے لئے نصف صدی درکار ہو گی۔ آپ باخوبی آگاہ ہیں کہ علمی اور تحقیقی اداروں کا سیاسی اور ریاستی اداروں سے تعلق ایک موئثر جمہوری عمل کا بنیادی جزو ہے۔ محققین اپنی تحقیق اور اخذ کردہ نتائج سے ان کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ فیصلہ سازی کے عمل میں ان تکنیکی نکات اور سفارشات کو مدنظر رکھا جائے۔ پاکستان میں تحقیق اور سیاست میں ایسا ربط موجود نہیں اور اس کے نتائج ایسے فیصلوں کی صورت میں سامنے آتے ہیں جو مسائل کا حل کرنے کی بجائے انکو مزید گھمبیر بنا دیتے ہیں۔ انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی تحقیقی ادارہ ہے جو مختلف سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق کرتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے خرچ کی جانے والی رقوم، بجٹ سازی میں تعلیم سے متعلق ترجیحات، وسائل کے استعمال کی شرح، فیصلہ سازی کے عمل میں پائی جانے والی خامیوں اور ان امور سے جُڑے دیگر معاملات پر تحقیق و تجزیہ میں مصروف ہے۔ I-SAPS تعلیمی مسائل پر سیاسی وابستگیوں سے بالا ہو کر صرف تکنیکی بنیادوں پر علمی تحقیق کو آگے بڑھا رہا ہے، تاکہ ٹھوس شواہد کی بنیاد پر ان مسائل کا حل تلاش کیا جا سکے۔

تحقیق سے سامنے آنے والے شواہد یہ ظاہر کرتے ہیں کہ لاہور میں گزشتہ چند سالوں میں تعلیم کے میدان میں جہاں بہت سے کامیاب منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے وہاں کچھ اصلاحات کے بارے میں سوالات بھی اُٹھائے گئے۔ لاہور میں سکولوں کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ اور اس کے موئثر استعمال میں بہتری کا رجحان قابل تعریف ہے، مگر کیا وسائل میں اضافہ اور انکے بہتر استعمال سے بچوں کے سیکھنے کے عمل اور معیارِ تعلیم میں بھی بہتری آئی ہے یا نہیں ایک قابلِ غور پہلو ہے۔ اس پس منظر میں اگر ہم ضلع لاہور کی تعلیمی صورتحال کا تجزیہ کریں تو یہ سامنے آتا ہے کہ 5-16 سال کی عمر کے 290000 بچے متفرق وجوہات کی بنا پر سکول نہیں جا پاتے۔ ضلع لاہور میں معیار تعلیم کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار کے اشارے انتہائی نیچے ہیں۔ ضلع لاہور میں سرکاری سکولوں میں سہولتیں تو موجود ہیں لیکن انکی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ جس کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر ہے۔ صوبہ پنجاب میں تعلیم کے بجٹ کا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حالیہ سالوں میں تعلیم کے لئے ہر سال بجٹ میں مختص کئے جانے والے وسائل میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا، جو پنجاب حکومت کا ایک خوش آئند قدم ہے۔ مالی سال 2014-15 میں تعلیم کی مد میں 11 بلین روپے رکھے

گئے۔ اور اس میں سے زیادہ تر وسائل تنخواہوں اور دیگر مراعات کی مد میں استعمال ہوگئے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی کام جیسا کہ سکولوں میں نئے کمروں کی تعمیر، اپ گریڈیشن، بنیادی سہولتوں کی فراہمی اور سکول عمارت کی مرمت وغیرہ کے لئے موزوں وسائل مختص نہیں کیے گئے۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیمی معیار کے لئے مختص کئے جانے والے وسائل اور ان سے حاصل کردہ نتائج بھی ایک اہم سوال ہیں

آرٹیکل A-25 کے تحت پنجاب میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون 2014 میں پاس کیا گیا، جو کہ ایک خوش آئند امر ہے۔ اس تناظر میں ضلع لاہور میں سب کو تعلیمی شعبہ میں متعارف کروائی گئی اصلاحات کا تسلسل، لاہور میں تعلیمی شعبہ ءکو درپیش چیلنج اور اُن کے حل کے لئے مستقبل کا لائحہ عمل بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

I-SAPS نے پاکستان کے مختلف اضلاع میں شعبہ ءتعلیم کو درپیش مسائل پر ایک تحقیقی اور مشاورتی سلسلہ کا آغاز کر رکھا ہے۔ I-SAPS کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ تعلیم سے متعلق تحقیق و تجزیہ اسی صورت میں کارآمد ہو سکتی ہیں جب اس کے نتائج کا سیاسی عمل کے ساتھ واضح تال میل ہو۔ اس ضمن میں عوامی نمائندوں اور سیاسی جماعتوں کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہے، تاکہ وہ تحقیقی اداروں کے کام سے اخذ ہونے والے نتائج کو نظام کی بہتری کے لئے بروئے کار لاسکیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی شعبہ میں موئثر اصلاحات اسی صورت میں ممکن ہیں جب سیاسی قیادت جو تعلیمی مسائل کی ہیت اور اہمیت سے آگاہ ہے اس ضمن میں مصمم ارادہ کی حامل ہو۔ اس لئے ان مسائل کو تجربہ کار اور معاملہ فہم سیاسی قیادت کے سامنے رکھنا لازم ہے تاکہ تعلیم ایک اہم سیاسی ایجنڈا کے طور پر سامنے آسکے اور تمام سیاسی جماعتیں کے تعاون سے تعلیمی شعبہ کو درپیش مسائل کے حل کا ایک متفقہ اور موئثر لائحہ عمل وضع کیا جاسکے۔ اس ضمن میں I-SAPS اور الف-اعلان کے زیرِ اہتمام ضلعی کُل جماعتی کانفرنس برائے تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کُل جماعتی مشاورتی اجلاس میں لاہور میں بہتر تعلیمی مواقع اور نتائج کے لئے سیاسی جماعتوں کے کردار کے تناظر میں مکالمہ ہو گا تاکہ تمام سیاسی جماعتوں کا لاہور میں شعبہ ءتعلیم کی بہتری کے لئے موقف سامنے آسکے۔

مقاصد:

اس مشاورت کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. ضلع لاہور میں شعبہ ءتعلیم سے متعلق بنیادی مسائل کا جائزہ
2. بجٹ 16-2015 کے تناظر میں سیاسی جماعتوں کی تعلیم کے شعبہ کے بارے میں پالیسی اور درپیش مسائل کے حل کی خاطر مجوزہ حکمتِ عملی پر مکالمہ
3. تمام سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں کو ضلع لاہور میں شعبہ ءتعلیم کو درپیش مسائل کے پسِ منظر میں بجٹ 16-2015 کے حوالے سے اپنا اور اپنی جماعت کا موقف پیش کرنے کے لئے فورم مہیا کرنا۔

شرکاء:

اس مشاورت کے شرکاء میں سیاسی جماعتوں کے اہم راہنماوں کے ساتھ ساتھ، عالمی اور قومی میڈیا کے نمائندے، معروف تجزیہ نگار وکالم نویس، ماہرینِ تعلیم اور سول سوسائٹی کے چیدہ چیدہ نمائندے شرکت کریں گے۔